السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب نمازی نے نفل نماز شروع کر رکھی ہو اور فرض نماز کی اقامت ہو جائے تو کیا کیا جائے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب فرض نماز کی اقامت ہو جائے اور آپ نے نفل نماز شروع کر رکھی ہو تو بعض اہل علم کا قول ہے کہ آپ پر واجب ہے کہ آپ فوراً نماز کو توڑ دیں، خواہ آخری تشہد ہی میں کیوں نہ ہوں۔ بعض علماء کا قول یہ ہے کہ آپ نماز نہ توڑیں الا یہ کہ یہ اندیشہ ہو کہ امام آپ کے تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے سلام پھیر دے گا۔ یہ دونوں قول متعارض ہیں، یعنی ایک قول یہ ہے کہ جب اقامت ہو جائے تو آپ نفل نماز فوراً توڑ دیں اور دوسرا قول یہ ہے کہ نماز کو جاری رکھیں اور اسے نہ توڑیں الا یہ کہ خدشہ ہو کہ آپ کے تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے امام سلام پھیر دے گا۔ میرے نزدیک اس سلسلہ میں معتدل قول یہ ہے کہ جب اقامت ہو جائے اور آپ دوسری رکعت میں ہوں تو اس رکعت کو خفیف سے انداز میں مکمل کریں اور اگر آپ ابھی پہلی رکعت ہی میں ہوں، تو نماز توڑ دیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ» (صحيح البخاري، المواقيت، باب من ادرك من الصلاة ركعة، ح: ٥٨٠ و صحيح مسلم، المساجد، باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة، ح: ٦٠٧»

''جس نے نماز کی ایک رکعت پالی، اس نے نماز کو پالیا۔''

اگر آپ نے اقامت سے پہلے ایک رکعت پڑھ لی ہے تو آپ نے اسے ممانعت سے قبل پڑھا ہے، اس بنیاد پر آپ نے نماز کو پالیا اور ساری نماز غیر ممنوع کے ضمن میں شامل ہو گئی، یعنی ممانعت کی ذیل میں نہیں آئی، لہٰذا آپ اسے مکمل کریں لیکن خفیف طور پر کیونکہ فرض نماز کے ایک جز کو پا لینا نفل کے ایک جز کے پالینے سے بہتر ہے۔ (1)

اور اگر آپ پہلی رکعت میں ہوں تو آپ نے اتنا وقت نہیں پایا، جس میں آپ نماز کو پالیتے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ» (صحيح البخاري، المواقيت، باب من ادرك من الصلاة ركعة، ح: ٥٨٠ و صحيح مسلم، المساجد، باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة، ح: ٦٠٧»

''جس نے نماز کی ایک رکعت پالی، اس نے نماز کو پالیا۔''

اس بنیاد پر آپ اپنی نماز کو توڑ دیں گے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ» (صحيح مسلم، صلاة المسافرين، باب كراهة الشروع في نافلة بعد شروح الموذن... ح: ٧١٠»

''جب فرض نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو پھر فرض نماز کے سوا اور کوئی نماز نہیں ہوتی۔''

وباللہ التوفیق

---

(1) جب یہ تسلیم ہے کہ فرض نماز کا ایک جز، نفل کے ایک جز سے بہتر ہے، تو پھر یہ کہنا کیونکر صحیح ہوگا کہ ایک رکعت مکمل پڑھ لینے کی صورت میں اپنی نفل نماز اقامت کے بعد بھی پوری کرے؟ بلکہ اس اصول کا تقاضا تو یہ ہے کہ اقامت ہو جانے کے بعد فرض نماز ہی کو سب سے زیادہ اہمیت دی جائے اور اگر نفلی نماز پوری کرنے کی صورت میں جماعت کی ایک رکعت بھی فوت ہونے کا اندیشہ ہو، تو اس کے لیے نفلی نماز کا جاری رکھنا جائز نہیں ہوگا، بلکہ اس کو توڑ کر جماعت میں شامل ہونا ضروری ہوگا۔ البتہ آخری تشہد یا سجدے میں اقامت ہو جائے، تو پھر جماعت کے فوت ہونے کا اندیشہ نہیں ہوتا، اس لیے اس صورت میں زیادہ سے زیادہ اس کے لیے نفلی نماز پوری کرنے کی گنجائش نکل سکتی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب